بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

باخبر اصحاب کو معلوم ہے۔ کلکتہ میں کلکتہ مدرسہ کے نام سے تقریباً پونے دو سو برس سے مشرقی و مغربی علوم و فنون کی ایک درسگاہ تھی جس کو وارن ہسٹنگز نے ۱۷۸۰ء میں قائم کیا اور مشرقی علوم کی درسگاہ ہونے کی حیثیت سے پورے ہندوستان میں یہ پہلی درسگاہ تھی جس کو انگریزوں نے ان علوم کی سرپرستی کے خیال سے بنایا تھا۔ ڈاکٹر ڈینی سن راس اور ڈاکٹر اسپرنگر ایسے فاضل مستشرق اس کے پرنسپل رہے ہیں۔ آخری انگریز پرنسپل مسٹر ہارلے تھے۔ ان کے بعد جو ہندوستانی مسلمان پرنسپل مقرر ہوئے وہ بھی علم و فضل کے اعتبار سے نمایاں شخصیت کے مالک تھے۔ یہ درسگاہ گورنمنٹ کی تھی جس کے تمام وسیع اخراجات کا بار بنگال گورنمنٹ برداشت کرتی تھی یہاں کے فارغ التحصیل طلباء کی امتحانی سندات کا اعتبار گورنمنٹ کے ہاں بھی تھا اور ان کے ذریعہ سے یہ لوگ علمی و تعلیمی ترقی بھی کرتے تھے اور معاشی اعتبار سے باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل بھی ہوتے تھے اگرچہ گورنمنٹ کی سرپرستی کے باعث عام مسلمانوں نے اس درسگاہ کو اس نظر سے نہیں دیکھا جس سے کہ وہ اسی قسم کی دوسری آزاد درسگاہوں کو دیکھتے تھے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کلکتہ مدرسہ کا فیض پورے مشرقی ہندوستان میں عام تھا۔ طلباء یہاں عربی اور دینیات بھی پڑھتے تھے اور انگریزی کے بڑے بڑے امتحانات بھی پاس کرتے تھے۔ اس چیز نے مشرقی ہندوستان کی سوسائٹی پر ایسا خوشگوار اثر ڈالا کہ آج بھی مغربی بنگال میں عموماً اور کلکتہ میں خصوصاً عربی اور فارسی کا حسب سابق چرچا ہے اور اردو بھی یہاں ایسی زبوں حال نہیں جیسی کہ وہ اپنے دیس میں ہے۔

تقسیم ہندوستان کے وقت کلکتہ مدرسہ کا پورا اسٹاف خود بخود اٹھ کر مشرقی بنگال چلا گیا اور اس شان سے گیا کہ یہاں بالکل جھاڑو دے گیا حد یہ ہے کہ بجلی کے تار تک باقی نہیں رکھے۔ ان کے بس میں نہ تھا ورنہ مدرسہ کی عمارت کو بھی سر پہ اٹھا کر لے جاتے یا کچھ اور نہیں تو اسے منہدم ہی کر جاتے۔

اس صورت حال پر ایک سال گذر چکا تھا۔ اور مدرسہ کی عمارت ایک ظرفِ بے مظروف کی مانند اپنے ویران کر جانے والوں کے ظلم وستم کی شکوہ سنج بنی کھڑی تھی کہ مولانا ابوالکلام آزاد مدظلہ العالی اور اکابر جمعیۃ علماء ہند کی تحریک دایما پر مغربی بنگال کی گورنمنٹ نے اس درسگاہ کو پھر اس کی اسی دیرینہ شان وروایات کے ساتھ از سرِ نو جاری کرنے کا عزم کر لیا اور اس سلسلہ میں اس کی پرنسپل شپ کی پیش کش خاکسار راقم الحروف کو کی۔

قارئین برہان جانتے ہیں کہ اصلاح تعلیم کے سلسلہ میں ایک مخصوص نقطۂ نظر رکھتا ہوں اس بنا پر یہ خیال کر کے کہ میں یہاں اپنے اس نقطۂ نظر کی عملی تشکیل میں کر کے اور اسلامی علوم وفنون کی تعلیم کو وقت کے مطالبات کے مطابق بنا کر کوئی مفید خدمت کر سکوں گا میں نے یہ پیش کش بخوشی قبول کر لی اور ۲ر فروری کو کلکتہ پہنچ کر اپنی اس جگہ کا چارج بھی لے لیا

کل کے متعلق کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کیا ہوگا۔ بہر حال اس وقت صورت یہ ہے کہ تعلیمی خدمت کے جذبہ نے مجھ کو برہان سے ایک ہزار میل دور کی مسافت پر پہنچا دیا ہے۔ احباب کو مختلف ذرائع سے اس کا علم پہلے ہی ہو گیا تھا چنانچہ اس سلسلہ میں دفتر برہان میں کثرت سے خطوط موصول ہوئے اور انہیں تشویش و بے چینی کے اظہار کے ساتھ دریافت کیا گیا کہ "برہان کا اب کیا ہوگا؟" واقعہ یہ ہے کہ برہان کی نسبت سے مجھ کو اپنے وجود کی اہمیت کا پہلی مرتبہ علم انہیں خطوط سے ہوا ورنہ من آنم کہ من دانم!!

ان دوستوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ آپ کے حسن ظن اور میرے متعلق

اس درجہ توجہ فرمائی کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ رہا برہان۔ تو حقیقت یہ ہے کہ یوں تو اگرچہ ندوۃ المصنفین اور برہان کا قیام و بقا اور اُس کی ترقی و اشاعت یہ سب چیزیں بڑی حد تک برادر محترم مولانا مفتی عتیق الرحمان صاحب عثمانی ناظم ندوۃ المصنفین کی ہی کوششوں اور ان کے حسن تدبر کا نتیجہ ہیں لیکن ستمبر ۱۹۴۷ء کے ہنگامہ میں بربادی کے بعد ادارہ کی نشاتِ ثانیہ تو سرتا سر انہیں کا کارنامہ ہے۔ اس سلسلہ میں موصوف نے جس حیرت انگیز اولوالعزمی ہمتِ بلند اور استقلال و استقامت کا ثبوت دیا ہے وہ بے شبہ ہمارے بہت سے قومی کارکنوں کے لئے لائق تقلید ہے۔ میں صرف ایک طالب علم کی حیثیت سے بعض تحریری کاموں میں ان کا رفیق ہوں۔ اور جہاں کہیں بھی رہوں گا میری ان کے ساتھ یہ رفاقت برابر قائم رہے گی۔ اب ادارت برہان سے متعلق مقامی امور کی نگرانی عزیز مکرم خواجہ احمد فاروقی ایم اے اور مکرمی مفتی انتظام اللہ شہابی کرتے رہیں گے۔ ان دونوں حضرات نے میرے کہے بغیر ہی ازراہ محبت و ہمدردی برہان کی یہ مدد کرنے کا پختہ وعدہ کیا ہے اور ان کی مستعدی و خلوص سے توقع ہے کہ وہ اس کام کو انجام دیتے رہیں گے۔

برہان کے دوسرے ارباب قلم دوستوں سے توقع ہے کہ میری عدم موجودگی میں آپ برہان کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھیں گے اور اس کی بقا و ترقی کو اپنا علمی اور اجتماعی فریضہ تصور فرمائیں گے۔

اب آئندہ برہان سے متعلق تمام خط و کتابت دفتر برہان دہلی کے پتہ پر کیجئے اور صرف اہم علمی کتابیں برائے تبصرہ اور دینی و اسلامی مقالات برائے اشاعت مجھ کو پتہ ذیل پر بھیجئے!

"پرنسپل کلکتہ مدرسہ ولزلی اسکوائر کلکتہ"